**FLOW CHART** — **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشۂ ربط — نظمِ جلی

# 59- سُورَۃُ الْحَشْرِ

آیات : 24 ...... مَدَنِیَّۃٌ ...... پیراگراف : 4



## زمانۂ نزول:

یہودی قبیلے بنی نضیر کی مدینۂ منورہ سے جلاوطنی (ربیع الاول 4ھ) کے بعد، غالباً 4 ہجری کے وسط میں نازل ہوئی۔

## سورۃ الحشر کا کتابی ربط

اسلامی ریاست کے اندرونی دشمنوں کی صفات نجویٰ و تعلقات یہود وغیرہ کے ذکر کے بعد، یہاں سورۃ الحشر میں نفاق کے مرض کے علاج کی تدبیریں بیان کی گئی ہیں۔

پچھلی سورۃ المجادلہ کی آیت :14 میں منافقین کے بارے میں کہا گیا تھا کہ ﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ﴾ ''کیا تم نے ان منافقین کو دیکھا، جنہوں نے اس قوم (یہود) سے دوستی کرلی، جس پر اللہ نے غضب فرمایا؟''۔ یہاں سورۃ الحشر میں بھی منافقین کے بارے میں یہ انکشاف کیا گیا کہ یہودیوں کی جنگی حمایت کے بارے میں ان کی لن ترانیاں جھوٹی ہیں (آیت :11)۔ اگلی سورۃ الممتحنہ کی آخری آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا جارہا ہے ﴿ لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ﴾ ''ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے''

## اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ اس سورت میں، مخلص مہاجر صحابہؓ اور مخلص انصار مدینہ کے اوصاف اور ان کی فضیلت بیان کی گئی اور ان کا تقابل منافقین اور ان کے اوصاف سے کیا گیا ہے۔

2۔ ﴿ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ﴾ (آیت :2) بنی نضیر کے خلاف جنگ کی نوبت ہی نہیں آئی۔ ان کا محاصرہ کرلیا گیا۔ اللہ نے ان کے دلوں پر رعب طاری کردیا۔ رعب کے نتیجے میں اموالِ فئے حاصل ہوئے۔ اگر جنگ ہوتی تو یہ مال، غنیمت شمار ہوتا۔

3۔ ﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾ (آیت :4) یہودی قبیلے بنی نضیر کے خلاف یہ فردِ جرم ہے۔ انہوں نے اللہ اور رسول ﷺ کا مقابلہ کیا یعنی انہوں نے اسلامی حکومت کو کھوکھلا کرنے کی سازش کی۔ اس لیے انہیں جلاوطنی کی سزا سنائی گئی۔

4۔ <u>اسلامی معیشت کا ایک اہم اصول</u>: ﴿ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ﴾ (آیت :7) <u>''تاکہ دولت، تمہارے امیروں ہی کے درمیان گردش کرتی نہ رہے۔''</u> سلسلۂ کلام میں یہ علتِ احکامِ فئے سے متعلق ہے، لیکن اس سے اسلامی معیشت کا ایک اہم اصول سامنے آتا ہے۔ اسلام ارتکازِ دولت کو پسند نہیں کرتا۔

5۔ <u>حدیث اور سنت کی دستوری، قانونی اور تشریعی حیثیت</u>: ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ﴾ (آیت :7) <u>''جو کچھ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کو دیں، وہ لے لو اور جس چیز سے وہ منع کریں، اس سے رک جاؤ۔''</u> سلسلۂ کلام میں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بنی نضیر سے ملنے والے اموالِ فئے کی تقسیم پر اعتراض

نہ کرو۔ اس مال کی تقسیم جنگِ بدر کے اموالِ غنیمت کی طرح نہیں ہوگی ، جس کی تفصیل سورۃ الانفال کی آیت: 41 میں بیان کی گئی ہے، لیکن یہ آیت ایک اہم قانونی نکتہ بیان کرتی ہے۔ رسولِ معصوم محمد ﷺ کی قولی، فعلی اور تقریری احادیث اگر صحیح ثابت ہو جائیں تو ان کی دستوری، قانونی اور تشریعی حیثیت ہوگی۔ اسلامی قانون کے دو بنیادی ماخذ ہیں، جو وحی پر مبنی ہیں۔ قرآن اور صحیح اور ثابت شدہ احادیث۔ بقیہ ماخذ ثانوی اور استنباطی ہیں اور غیر معصوم انسانوں کے اجتہادات پر مبنی ہیں۔ بنیادی اور ثانوی ماخذوں میں تفریق کرنا ضروری ہے۔

6۔ ﴿ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ (آیت: 1 اور 24) پہلی اور آخری آیت میں اللہ کی دو صفات عزیزیت اور حکیمیت کا اعادہ ہے۔ بنی نضیر کی جلاوطنی، اموالِ فئے کی دولت، وغیرہ سب انہیں کا مظہر ہیں۔

## سورۃ الحشر کا نظمِ جلی

سورۃ الحشر چار (4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔
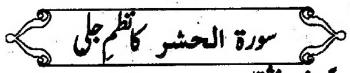
**1- آیات 1 تا 5 : پہلے پیراگراف میں، بنی نضیر کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی ہے کہ انہوں نے اللہ، رسول ﷺ اور اسلامی حکومت کی دشمنی اختیار کی۔**

عہد شکنی کی اور رسول ﷺ کے قتل کی سازش کی۔ اسی لیے اُنہیں جلاوطنی کی سزا دی گئی۔

اللہ تعالیٰ ہی وہ بے عیب، زبردست اور حکیم ہستی ہے، جس نے یہودی قبیلے، بنی نضیر کو مدینۂ منورہ سے جلاوطن کر دیا، اور عبرت کا سامان فراہم کیا۔ بنی نضیر کے یہودی قبیلے پر جنگ کے بغیر محض رعب کے ذریعے فتح عطا کی گئی۔

﴿وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ﴾۔

جنگی حکمتِ عملی کا لحاظ کرتے ہوئے، اللہ کی طرف سے ایک استثنائی حکم دیا گیا کہ فوجی مصلحت کے تحت کھجور کے درخت کاٹے جا سکتے ہیں۔

**2- آیات 6 تا 10 : دوسرے پیراگراف میں، جلاوطنی کے نتیجے میں حاصل کردہ، اَموالِ فئے کی تقسیم کے اَحکام اور اَموالِ فئے کی آٹھ مدات بیان کی گئیں۔**

اموالِ فئے، مالِ غنیمت سے مختلف ہیں۔ ان کے مصارف حسبِ ذیل ہیں۔

(1) اسلامی ریاست کے عمومی مفادات (اللہ اور رسول) (2) ذُو القربیٰ (رشتے دار) (3) یتامیٰ (4) مساکین (5) مسافر (ابن السبیل) (6) فقراء المهاجرين (7) والانصار (8) بعد میں آنے والے لوگ۔

مہاجرین کی فضیلت میں کہا گیا کہ یہ گھر سے نکالے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضوان کے طالب ہیں، اللہ اور رسول کی حمایت کرتے رہتے ہیں اور راست باز ہیں۔

انصارِ مدینہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ مہاجرین سے محبت کرتے ہیں، جو دیا جائے اس پر راضی رہتے ہیں دل میں تنگی محسوس نہیں کرتے، اپنی محتاجی کے باوجود ایثار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ شحِ نفس یعنی دل کی تنگی سے پاک ہیں۔

**3- آیات 11 تا 17 : تیسرے پیراگراف میں، منافقین کو ان کے مرض سے آگاہ کیا گیا ہے۔ انہیں دو باتیں صاف صاف بتا دی گئی ہیں۔**

اولاً وہ اسلامی ریاست کے خیر خواہ نہیں ہیں اور ثانیاً اسلام دشمن یہودیوں سے میل جول رکھتے ہیں۔

منافقین کی جھوٹی قسموں کا پول کھول دیا گیا ہے کہ وہ جنگ کے موقع پر یہودیوں کی حمایت نہیں کریں گے۔

منافقین کے دل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ مسلمانوں کا ڈر ہے۔ وہ ابلیس کے دام میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ انہیں جلد از جلد اس دام سے نکلنا چاہیے ورنہ دونوں داخلِ جہنم ہوں گے۔

**4- آیات 18 تا 24 : چوتھے اور آخری پیراگراف میں منافقین کو ان کے مرض کا علاج بتایا گیا ہے۔**

پہلا علاج یہ ہے کہ وہ فکرِ آخرت کریں اور کل ﴿غَــد﴾ یعنی روزِ قیامت کے لیے اِخلاص پر مبنی اَعمال اختیار کریں۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ وہ اپنے خالق اللہ کے بارے میں اور اُس کی صفات کے بارے میں، مکمل علم حاصل کر کے اس پر شعوری ایمان لے آئیں۔

منافقین کو مشورہ دیا گیا کہ وہ یہودیوں کی طرح خدا فراموشی کا رویہ ترک کر دیں، ورنہ اس کا نتیجہ خود فراموشی ہوگا۔ (آیت:19)۔ منافقین اور یہودی ﴿اَصْحٰبُ النَّارِ﴾ ہیں اور سچے مومن ﴿اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ﴾ ہیں، یہ برابر نہیں ہو سکتے (آیت:20)۔ منافقین اور یہود کے دل، پتھر سے زیادہ سخت ہیں، اس لیے اِن پر قرآن کا اثر نہیں ہوتا۔ ورنہ قرآن تو پہاڑوں کو بھی پگھلا دینے کی تاثیر رکھتا ہے۔ (آیت: 21)

آخری تین (3) آیات میں منافقین کو اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعے اُس کی صفات سے آگاہ کیا گیا تا کہ وہ منافقت سے توبہ کر لیں۔ یہی ان کے مرض کا علاج ہے۔ اللہ ﴿اِلٰـه﴾ ہے، ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾ ہے۔ اللہ ﴿الرَّحْمٰنُ﴾ ہے، اللہ ﴿الرَّحِيْمُ﴾ ہے، اللہ بادشاہ ﴿اَلْمَلِكُ﴾ ہے، اللہ مقدس ﴿اَلْقُدُّوْسُ﴾ ہے، اللہ سراسر سلامتی والا ﴿اَلسَّلٰمُ﴾ ہے، اللہ امن دینے والا ﴿اَلْمُؤْمِنُ﴾ ہے، اللہ نگہبان ﴿اَلْمُهَيْمِنُ﴾ ہے، اللہ سب پر غالب ﴿اَلْعَزِيْزُ﴾ ہے، اللہ اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا ﴿اَلْجَبَّارُ﴾ ہے، اللہ بڑا ہی ہو کر رہنے والا ﴿اَلْمُتَكَبِّرُ﴾ ہے، اللہ تخلیق کا منصوبہ بنانے والا ﴿اَلْخَالِقُ﴾ ہے، اللہ اس کو نافذ کرنے والا ﴿اَلْبَارِئُ﴾ ہے، اللہ صورت گری کرنے والا ﴿اَلْمُصَوِّرُ﴾ ہے، اللہ زبردست ﴿اَلْعَزِيْزُ﴾ ہے، اللہ حکیم ﴿اَلْحَكِيْمُ﴾ ہے۔

## مرکزی مضمون

اسمائے حسنیٰ پر مشتمل صحیح عقیدۂ توحید، عقیدۂ آخرت اور فکرِ آخرت کے نتیجے ہی میں، کافروں پر مسلمانوں کا رعب طاری ہوسکتا ہے۔ سازشی کافروں کو جلاوطن کیا جاسکتا ہے۔ اَموالِ فئے بھی حاصل ہوسکتے ہیں، جن سے اسلامی حکومت کے عمومی مفادات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔

# 60- سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة

**آیات : 13 ...... مَدَنِيَّة" ...... پیراگراف : 4**

**پہلا پیراگراف** (آیات 1 تا 7): سچے مومنوں کی اسلامی ریاست سے وفاداری

**دوسرا پیراگراف** (آیات 8 تا 9): اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی

**تیسرا پیراگراف** (آیات 10 تا 12): عورتوں کی شہریت کے قوانین اور تبادلہ مہر

**چوتھا پیراگراف** (آیت 13): ریاست سے وفاداری اور کافروں سے قطع تعلق کی ہدایت

**مرکزی مضمون :**

اسلامی ریاست کی شہریت اور خارجہ پالیسی
کی وضاحت اور سچے مؤمنین اور مہاجرین کو
اسلامی ریاست کا وفادار رہنے
اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح کافروں
اور مشرکوں سے بے تعلق ہو جانے
اور کافر حکومتوں سے رسم و راہ بند کرنے کی ہدایت۔

## زمانۂ نزول

صلح حدیبیہ (ذوالقعدہ 6ھ) اور فتحِ مکہ (رمضان 8ھ) کے درمیان ، غالباً 7 یا 8ھ میں نازل ہوئی۔ ایک مخلص صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے مکے میں موجود اپنے رشتے داروں کو بچانے کے لیے، فتحِ مکہ سے پہلے ایک اہم جنگی راز، مکے کی ایک لونڈی کے ذریعے قریش کو پہنچانے کی کوشش کی اور رسول اللہ ﷺ کی جنگی تیاریوں سے انہیں آگاہ کرنا چاہا۔

یہ وہی دور تھا، جب مسلمان عورتیں دار الکفر (مکہ) سے ہجرت کرکے اسلامی ریاست (مدینہ) پہنچ رہی تھیں اور اُن کی ہجرت (Immigration)، اُن کی شہریت (Citizenship)، اُن کی ریاست سے وفاداری (Allegiance) اور اُن کے مہر کے تبادلے کے مسائل پیدا ہو رہے تھے۔

کتابی ترتیب کے اعتبار سے پہلے سورۃ الحدید ہے، پھر سورۃ المجادلہ، پھر سورۃ الحشر اور پھر سورۃ الممتحنہ۔

نزولی ترتیب کے اعتبار سے پہلے سورۃ الحشر ربیع الاول چار (4) ھ میں، پھر سورۃ الحدید پانچ (5) ھ کے اوائل میں نازل ہوئی ہے، پھر سورۃ المجادلہ جنگِ احزاب کے بعد پانچ (5) ھ کے اواخر میں، پھر سورۃ الممتحنہ فتحِ مکہ سے پہلے غالباً آٹھ (8) ھ کے اوائل میں نازل ہوئی۔

## سورۃ الممتحنہ کا کتابی ربط

سورۃ المجادلہ کی آیت: 14 میں منافقین کے بارے میں کہا گیا تھا کہ ﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ ''کیا تم نے ان منافقین کو دیکھا، جنہوں نے اس قوم (یہود) سے دوستی کرلی، جس پر اللہ نے غضب فرمایا''۔ پچھلی سورۃ الحشر میں بھی منافقین کے بارے میں یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ یہودیوں کی جنگی حمایت کے بارے میں اِن کی لن ترانیاں جھوٹی ہیں (آیت: 11)۔ یہاں سورۃ الممتحنہ کی آخری آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے ﴿ لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ ''ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، جن پر اللہ نے غضب فرمایا ہے''

## اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ اس سورت میں، اسلامی ریاست کے استحکام کے لیے منافقین پر نظر رکھنے کے علاوہ، بیرونی جاسوس بالخصوص خواتین جاسوسوں اور برادری کے جاسوسوں پر کڑی نظر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ مخلص مسلمانوں کو بھی، حضرت ابراہیمؑ کی طرح رشتہ داری پر اسلام کو ترجیح دینے کی ہدایت کی گئی۔

2- ﴿لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ﴾ (آیت: 1) اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی بیان کرتے ہوئے، اللہ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے دوستی نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، انہیں رازدار بنانے اور انہیں جنگی راز فراہم کرنے پر گرفت کی گئی۔

3- ﴿لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ﴾ (آیت: 3) کے ذریعے یہ حقیقت ذہن نشین کرائی گئی کہ جن رشتے داروں کی محبت میں آدمی بعض اوقات اخلاص کے باوجود اسلامی حکومت سے بے وفائی کر بیٹھتا ہے، وہ قیامت کے دن ہرگز کام نہ آئیں گے۔

## سورۃ الممتحنہ کا نظمِ جلی

سورۃ الممتحنہ چار (4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

**1۔ آیات 1 تا 7: پہلے پیراگراف میں، مخلص مومنین کو اسلامی ریاست کا وفادار رہنے کی ہدایت ہے۔**

اسلامی ریاست کے حقوق اور رشتے داروں کی محبت کے درمیان کشمکش میں، اہلِ ایمان، (Islamic State) ریاست کے وفادار ہوتے ہیں (آیات: 1 تا 3)۔ کافروں اور اُن کی ریاست (State) سے، حضرت ابراہیمؑ کی طرح اعلانِ براءت ضروری ہے (آیات: 4 تا 6)۔ (ایک ڈیڑھ سال میں) مشرکینِ مکہ کے مسلمان ہو جانے کی بشارت دی گئی ہے (آیت: 7)۔

**2۔ آیات 8 تا 9: دوسرے پیراگراف میں، اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی (Foreign Policy) بیان کی گئی ہے۔**

(a) حلیف کافر حکومتوں (Friendly Non-Islamic States) سے دوستی کی جاسکتی ہے، یہ انصاف کا عین تقاضا ہے اور اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

(b) لیکن حریف کافر حکومتوں (Hostile Non-Islamic States) سے دوستی نہیں کی جاسکتی، جو مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں اور انہیں اپنے گھروں سے بے دخل کرتے ہیں۔

**3۔ آیات 10 تا 12: تیسرے پیراگراف میں، اسلامی ریاست کی داخلہ پالیسی بیان کی گئی ہے۔**

عورتوں کی شہریت کے قوانین (Citizenship and Immigration Laws) کی وضاحت ہے۔

اسلامی ریاست کی طرف ہجرت کرنے والی خواتین کی تفتیش ضروری ہے (ممکن ہے کہ وہ جاسوس ہوں)۔

شہریت دینے سے پہلے تفتیش ضروری ہے ﴿فَامْتَحِنُوْهُنَّ﴾۔ سچی مومن خواتین کو اسلامی ریاست شہریت دے دے اور کافروں کی طرف نہ لوٹائے۔ مومن عورتیں کافروں کے لیے حلال نہیں ہیں۔ مختلف شہریتیں رکھنے والی خواتین کے مہر کے تبادلے کے احکام دیے گئے۔

مؤمن خواتین سے، شرک، چوری، زنا، قتلِ اولاد اور بہتان طرازی سے بچنے اور تمام معروفات کی اِطاعت کرنے پر بیعت (Oath of Allegiance) لینے کا حکم دیا گیا۔

4۔ آیت 13: چوتھے پیراگراف میں، اسلامی ریاست سے کامل وفاداری کے لیے، منافقین کو مغضوب قوم یہود سے مکمل قطعِ تعلق کی ہدایت کی گئی۔

آخری آیت میں، کافروں سے روابط نہ رکھنے کے بارے میں پہلی آیت کے اَحکام کا اِعادہ کیا گیا۔

## مرکزی مضمون
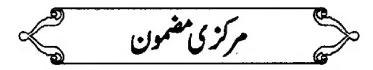
اسلامی ریاست (Islamic State) کے استحکام کے لیے، کافروں کو جنگی راز فراہم نہ کرنا، حضرت ابراہیمؑ کی طرح رشتے داروں کے مقابلے میں اسلام سے وفا کرنا، اسلامی ریاست سے وفادار رہنا، اپنی خارجہ اور داخلہ پالیسی میں قرآن وسنت پر عمل کرنا اور غضب یافتہ یہودیوں سے قطعِ تعلق کر لینا ضروری ہے۔